قرآن مجید کی کتابت سے لیکر اشاعت تک کے لئے جو دستور و آداب ہیں
اسے ملحوظ رکھنا چاہئے، اس سے انحراف تعامل اور ادب کے خلاف ہے

ناشرین قرآن اور اہل مطابع
سے گزارشات

﴿تالیف﴾

مفتی رشید احمد فریدی

استاذ مدرسہ مفتاح العلوم، تراج ضلع: سورت
گجرات، الہند

قرآن مجید کی کتابت سے لیکر اشاعت تک کے لئے جو دستور و آداب ہیں
اسے ملحوظ رکھنا چاہئے، اس سے انحراف تعامل اور ادب کے خلاف ہے

ناشرین قرآن اور اہل مطابع سے
گزارشات

﴿تالیف﴾
مفتی رشید احمد فریدی
استاذ مدرسہ مفتاح العلوم، تراج ضلع: سورت
گجرات، الہند

﴿تفصیلات﴾

نام کتاب:.. ناشرین قرآن اور اہل مطابع سے گزارشات

مؤلف:..مفتی وقاری رشید احمد فریدی

کتابت وسیٹنگ:...................................خلیل احمد بن رشید احمد فریدی

سن طباعت:..۱۴۳۹ھ

ناشر:..مکتبہ علم وحکمت

طبع ثانی:..۵۰۰

صفحات:..۱۶

قیمت:..۱۰

﴿ملنے کا پتہ﴾

(۱) مدرسہ مفتاح العلوم، تراج ضلع: سورت

(۲) مکتبہ علم وحکمت فریدی منزل، اٹالوہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
(۱)	تمہید	۴
(۲)	اصلاحی نظر کرنے والے حضرات سے گزارش	۴
(۳)	جدید مصحف شائع کرنے والوں سے گزارش	۶
(۴)	قدیم مصحف شائع کرنے والوں سے گزارش	۹
(۵)	ناشرین قرأت سے گزارش	۱۰
(۶)	فن خطاطی اور قرآن کریم	۱۲
(۷)	اہل تجارت اور کارخانہ دار سے گزارش	۱۳
(۸)	متولیان مسجد سے گذارش	۱۴
(۹)	اہل مطابع سے گزارش	۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿تمہید﴾

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد۔

قرآن پاک اللہ رب العزت کا وہ ازلی وابدی اور محفوظ کلام ہے جسمیں خطا وسہو کا قطعا ادنیٰ واہمہ تک نہیں ہے، **ذلک الکتٰب لا ریب فیہ** ہاں اسکے ناسخین وکاتبین (لکھنے اور نقل کرنے والے) سے بھول چوک ہونا ممکن بلکہ واقع ہے نیز اصلاحی نظر کرنے والوں سے بھی ممکن ہے کہ کتابت کی کوئی غلطی گرفت سے رہ جائے۔ اوراب موجودہ زمانہ میں دستی کتابت سے زیادہ کمپیوٹر کتابت کا رواج بڑھ رہا ہے۔اور سرعت وعجلت سے کام انجام پانے سے غلطی بکثرت ہوتی ہے اسلئے ہر نئے مصحف کی تیاری میں اصلاح ونظر کے مرحلہ میں بہت زیادہ تیقظ واحتیاط کی ضرورت رہتی ہے۔چنانچہ زمانہ ماضی میں نسخ قرآن کے سلسلہ میں بہت باریک بینی سے کام لیا جاتا اور مکمل اطمینان کے بعد ہی منظر عام پر لایا جاتا تھا۔

﴿اصلاحی نظر کرنے والے حضرات سے گزارش﴾

(الف) بنیادی اصلاح تو رسم عثمانی کے اعتبار سے ہے کیونکہ قرآن پاک کا عربیت کے مطابق ہونے کے ساتھ رسم عثمانی جو توقیفی اور سماعی ہے اسکی مطابقت بھی شرط ہے اسلئے مصحف کی کتابت میں محض تقلید اور مکمل بعینہ نقل پر انحصار کیا جاتا ہے اور عقلی دخل اندازی کی گنجائش نہیں ہے نیز اس فن رسم کے ائمہ میں قدرے اختلاف بھی پایا جاتا ہے

عموماً کلمات قرآنیہ کا رسم امام الفن علامہ دانیؒ اور شاطبیؒ کے اختیار کے مطابق ہے البتہ کہیں کہیں بعض کلمات میں دوسرے ائمہ فن علامہ سخاویؒ یا محقق جزریؒ کے اختیار کے مطابق رسم پایا جاتا ہے اسکی وجہ سے کلمہ کی ہیئت میں دقیق ولطیف فرق بھی ہے اور یہ فرق کہیں کہیں ہندو پاک اور سعودی مصاحف میں پایا جاتا ہے اسلئے محض ہیئت خاص کو دیکھ کر یا پڑھکر ایک کو صحیح اور دوسرے کو غلط سے تعبیر کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ وہ اہل علم جو اس فن سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور صواب وخطا کے درمیان فرق کو سمجھتے ہیں وہ اگر اس فن میں لب کشائی فرمائیں تو وہ قابل سماعت ہے جیسے قراء ومجودین جو تجوید وقرأت میں ممارست و مزاولت رکھتے ہیں وہ تو رسم سے بقدر ضرورت واقفیت رکھتے ہیں اسلئے کہ وقف علی المرسوم کا تعلق تجوید وقرأت سے ہے اور قرأت مختلفہ کا تعلق رسم سے بھی ہے لیکن اس سے زیادہ سابقہ نہ پڑنے کی وجہ سے عام قراء اور مجودین بھی رسم کے اعتبار سے صحیح اور غلط کا فیصلہ نہیں کر پاتے تو پھر ایک غیر عالم صرف عربی گرامر پڑھ کر بلکہ فن رسم کی کوئی کتاب پڑھکر صواب وخطا کا حکم کیونکر لگا سکتا ہے۔

(ب) دوسری عام اور ظاہری اصلاح وہ اعراب اور نقطوں کی ہے۔ اعراب اور نقطے مُعَیَّن اور معلوم ہیں اور ہر اچھا حافظ اور عالم اعراب اور نقطے میں ہونے والی کاتب کی غلطی کو سمجھ سکتا اور گرفت کر سکتا ہے پس نئی کتابت شدہ مصحف شریف میں اصلاحی نظر کرنے والوں سے کوئی غلطی بھول سے رہ جائے اور اشاعت کے بعد تلاوت کرنے والوں کی نظر میں اگر ایسی کوئی غلطی آئے جس کا غلط ہونا معلوم ہو تو انکو چاہئے کہ ذمہ دار علماء سے رابطہ کریں پھر ناشرین اور کاتبین کو مطلع کریں۔ لیکن جس نوع کی غلطی ہو اسکی وضاحت

بھی کی جائے اور اسکا خیال رکھیں کہ غلطی کی نسبت قرآن پاک کی طرف نہ کی جائے بلکہ یوں لکھا جائے کہ کاتب سے فلاں مصحف کے فلاں کلمہ میں یہ خطا ہوئی ہے مطلقاً یہ نہ کہا جائے کہ فلاں مصحف میں اتنی غلطیاں ہیں تا کہ عوام الناس کے ذھن اور اعتقاد میں کلام الٰہی ''قرآن مجید'' کی عظمت کے بارے میں ذرا بال برابر بھی فرق نہ آئے۔

﴿جدید مصحف شائع کرنے والوں سے گزارش﴾

بعض اہل خیر حضرات کے دل میں داعیہ اور جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو از سرِ نو کتابت کر کے کسی خصوصیت کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے پھر اس کام کا بیڑا اٹھایا جاتا ہے اور جدوجہد کی جاتی ہے انکا یہ جذبہ اور سعی قابل قدر ہے۔

مصحف کی کتابت سے متعلق یہ ذہن نشیں رہنا چاہئے کہ بعض امور وہ ہیں جو حضرات صحابہؓ کے زمانہ سے منقول ہیں اور بعض متأخرین کے زمانہ سے تسہیلاً للامۃ ثابت ہیں اور امت میں کتابت قرآن مجید کے دستور و معمول میں داخل ہو چکے ہیں جنکا احادیث و آثار اور کتب فن میں ذکر موجود ہے پس جدید مصحف شائع کرنے والوں کو چاہئے کہ اسکی رعایت کریں۔ البتہ ایسی کوئی چیز جسکا کتابت کرنے والے کی طرف سے سہو اور خطاء ہونا محقق ہو یعنی رسم کے ضوابط اور مصاحفِ قدیمہ معتبرہ کے خلاف ہو تو اسکی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

(۱) مسلمہ دستور میں سے ایک رسم عثمانی کے مطابق لکھنا شرط ہے اور رسم المصحف کے اصول وضوابط اور مستثنیات وہی معتبر اور راجح ہیں جو امام دانیؒ اور امام شاطبیؒ

نے بیان کئے ہیں اور دیگر ائمہ فن مثلاً علامہ سخاویؒ اور محقق جزریؒ وغیرہما نے اختیار کیا ہے اور دانیؒ اور شاطبیؒ کی ترجیحات پر چونکہ ہزار سال سے زائد امت کا اتفاق رہ چکا ہے، اسلئے تعامل امت کے خلاف کرنا تو جائز نہیں ہے ۔البتہ بعض کلمے ایسے ہیں جو سخاویؒ یا جزریؒ کے اختیار کے مطابق مرسوم ہوئے ہیں اور برصغیر میں اسی طرح مرسوم ہونا صدیوں سے معروف ہے اور اہل اسلام اس سے مانوس چلے آرہے ہیں، اسلئے ایسے کلمات کو اپنی حالت پر باقی رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لہذا جدید مصحف کو کسی ماہر رسم سے مکمل اصلاح کے بعد ہی شائع کرنا چاہئے۔

(۲) اجزاء ثلثین کی تقسیم تلاوتاً صحابہؓ کی ایک جماعت سے منقول ہے (اذکار نووی) اور اسکی تعیین تابعین سے ثابت ہے جیسا کہ کتب قرأت میں اسکی تفصیل مذکور ہے مگر کتابتِ مصاحف میں اسکے لئے کوئی امتیاز نہیں تھا کیونکہ پورا قرآن کریم از سورہ فاتحہ تا آخر معوذتین مسلسل لکھا جاتا تھا بسملہ کے ذریعہ ہر سورہ کے فصل کی طرح اجزاء کے درمیان کوئی فرق نہیں تھا یعنی ایک جزء کا ختم اور دوسرے جزء کی ابتداء کا اتصال کبھی دائیں جانب صفحہ کے اوپر نیچے اور کبھی بائیں جانب صفحہ کے اوپر نیچے ہوا کرتا تھا پھر ایک عرصہ کے بعد حاشیہ میں عدد کے ذریعہ ہر جزء کی ابتداء کی طرف اشارہ کیا جانے لگا کیونکہ اجزاء کے خواتیم خیر القرون میں معروف ومعہود ہوگئے تھے البتہ کتابت کا طریقہ حسب سابق جاری رہا یہاں تک کہ آج سے تقریباً دوڈھائی سوسال قبل تسہیلاً للامۃ مصحف کی کتابت اہل علم نے اس طور سے کرائی کہ ہر جزء چند اوراق میں ابتداء صفحہ سے شروع ہوکر انتہائے صفحہ پر پورا ہوجائے اس طرز کتابت میں ذہنی یکسوئی، یادداشت میں سہولت وغیرہ فوائد ہونے

کی وجہ سے یہ مصحف مشہور اور مقبول ہوا، یہاں تک کہ برصغیر ہی نہیں پورے عالم میں مصحف کی کتابت کا یہ طرز بھی گویا ایک معمول بن گیا چنانچہ عرب ممالک کے مصاحف بھی اسی طرز کے ہوتے ہیں اسلئے اب کوئی ایسا مصحف شائع کرنا جسمیں پاروں کی انتہاء وابتدا کے محل کو بدلکر قدیم طرز کے مطابق کیف ما اتفق کر دیا جائے اگر چہ شرعاً ممنوع نہیں مگر حفاظ اور دیکھ کر تلاوت کرنے والوں کیلئے جو فوائد حافظی مصحف میں ملحوظ تھے ان سے لوگوں کو محروم کرنا ہے اور یہ انکے حق میں مناسب نہیں ہے۔

(۳) کتابت مصحف کا ایک قدیم دستور جو کہ خیر القرون سے منقول ہے یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کی تمام سورتوں کو ایک دوسرے سے متصل لکھا کرتے ہیں جہاں ایک سورہ ختم ہوئی کہ بلا فصل دوسری سورہ مع بسملہ لکھی جاتی ہے پس دو سورتوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھنا یا اس خلاء کو کسی نقش ونگار سے پر کرنا جیسا کہ موجودہ زمانہ میں بعض دینی کتابوں میں اسکے مؤلفین و ناشرین کر جاتے ہیں یہ قرآن مجید میں ادب کے خلاف اور تعامل سے انحراف ہے۔

(۴) قرآن کے اخیر میں سورہ الناس کے بعد ''دعائے ختم قرآن'' جو کہ حضرت ابوامامہؓ اور حضرت حذیفہؓ سے مرفوعاً منقول ہے جسکا پڑھنا ہر ختم قرآن کے موقع پر مستحب ہے اور امت کا تعامل بھی ہے اور برصغیر کے علماء کا اتباع سنت میں جو خاص مزاج رہا ہے اسکے پیش نظر برصغیر کے مصاحف میں اسی دعائے ماثور کو لکھنے کا دستور بھی قائم ہے، اسلئے جدید مصحف شائع کرنے والوں سے گزارش ہے کہ اس دعا کو بھی ضرور لکھوائیں۔

﴿قدیم مصحف شائع کرنے والوں سے گزارش﴾

علمی دنیا میں قدیم تحریروں اور کتابوں کی خاص اہمیت رہی ہے اور قدر دانوں کی نگاہ میں اسکی وقعت ہوا کرتی ہے ایسی دستاویز کو بعض مرتبہ افادۂ عام کی غرض سے منظر عام پر لانے کی سعی کی جاتی ہے یہ اہتمام تو انسان کی لکھی ہوئی کتابوں کے ساتھ ہے۔ اللہ کا کلام قرآن کریم نزول کے بعد زمانہ کتابت کے لحاظ سے قدیم ہوتا ہے ایسے مصاحف عتیقہ کی قدر دلوں میں بڑھ جاتی ہے اسی لئے بڑے اہتمام سے اسکی حفاظت کی جاتی ہے چنانچہ ملک کی مختلف لائبریریوں میں قدیم سے قدیم اور ماہرین خطاط ابن بواب، یاقوت مستعصمی وغیرہ کے مصاحف محفوظ ہیں۔

ایسے اہم مصاحف کو زیور طباعت سے مزین کر کے شائع کرنے والوں سے انکے جذبۂ خلوص ومحبت کی قدر کرتے ہوئے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مصحف کا قدیم الزمان ہونا یا عمدہ خط کا شاہکار ہونا الگ شئی ہے اور اسکا رسم عثمانی کے مطابق لکھا ہوا ہونا یہ الگ شئی ہے چونکہ ائمہ فن اور فقہائے امت کا اجماع ہے کہ مصحف کا رسم عثمانی کے خلاف لکھنا جائز نہیں ہے اسلئے کسی مصحف کو جو چوتھی صدی یا اسکے بعد کا مخطوطہ ہو محض قدامت یا خطاطی کا اعلیٰ نمونہ ہونے کی بناء پر جب تک رسم عثمانی کی مطابقت کا اطمینان نہ ہو جائے بعینہ شائع نہیں کرنا چاہئے راقم نے مالی بار کے ایک ایسے ہی قدیم مصحف کو دیکھا ہے جسے بعینہ شائع کر دیا گیا حالانکہ رسم کی مطابقت پائی نہیں جاتی، اسی طرح ایک اور مصحف انتہائی عمدہ خط میں لکھا ہوا حال میں ترکی میں طبع ہوا ہے ناچیز نے اسکی بھی زیارت کی ظاہر اسکا اتنا

معیاری کہ بس دیکھتے رہے اور پڑھتے رہے مگر واقعہ باطن کا یہ ہے کہ رسم عثمانی کے مخصوص اصول وضوابط کے مطابق نہیں ہے۔

﴿ناشرین قرأت سے گزارش﴾

مصاحف عالم کی ایک متفق علیہ خصوصیت یہ ہے کہ خلیفہ راشد ذوالنورین حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں جب مصحف شریف کو عرضۂ اخیرہ کے مطابق لکھا گیا مصحف ابی بکرؓ کو مدنظر رکھکر صرف لغتِ قریش پر نقل کیا گیا اور غیر قرآن یعنی تفسیری وتشریحی کوئی اضافہ یا لغت قریش کے علاوہ کسی اور لغت میں کسی بھی لفظ کے رسم کو نظم قرآن میں جائز نہیں رکھا گیا تاکہ اصل قرآن کے ساتھ غیر قرآن کا بالکل خلط نہ ہونے پائے اور نقطے اور حرکات اگرچہ بعد میں لگائے گئے مگر وہ ذات نظم ہی کا جزو ہیں اسلئے وہ متن قرآن سے منفک اور زائد شئی نہیں ہیں۔اس کے بعد قرنِ اول سے موجودہ زمانہ تک قرآن پاک اسی طرح مجردومعرّیٰ نقل کیا جارہاہے،اوراس خصوصیت پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہےاور یہی وہ انداز کتابت ورسم الخط ہے جوقرأت حفص کے عین مطابق ہے چنانچہ عجم ہی نہیں بلکہ عرب ممالک میں بھی مصاحف کی کثیر طباعت واشاعت اسی قدیم طریقۂ کتابت میں ہورہی ہے جو احرف سبعہ کا حامل ہےاور جس میں اہل علم اور صاحب فن کے لئے دیگر متواتر قرأتوں کا اجراء کرنا مشکل نہیں ہے اسلئے اگر کوئی صاحب فن حفص کے علاوہ دوسری قرأت پر مشتمل مصحف کو شائع کرنا چاہےتو ان قرأتوں کی وضاحت متن قرآن کے دائرہ سے خارج یعنی جانبین حاشیہ میں کرنی چاہیئے۔اختلاف قرأت کو نظم قرآن میں شامل

کرنا ہرگز درست نہیں ہے ۔کیونکہ ''جردوا القرآن'' اور''لا یخلط به مالیس منه ''(بیہقی) کی ہدایت اور اجماع امت کے بموجب نظم قرآن کے جدول میں (سوائے رموز اوقاف کے جبکہ وہ بھی کلمات قرآنیہ کے رسم سے بالکل ہی ممتاز ہیں) کچھ لکھنا تعامل امت کے خلاف ہے،**قال الدانی : لااستجیز جمع قراء ات شتی فی مصحف واحد بالوان مختلفة لانه من اعظم التخلیط والتغییر للمرسوم** (مقدمہ نثر المرجان ۱/۱۴)

نیز قرآن پاک نقطوں اور اعراب سے مزین ہو جانے کے بعد اگرچہ بالنظر تلاوت میں بعض قرأت کے پہلو متعین ہو جاتے ہیں پھر بھی اہل علم وفن کے لئے دیگر قرأتوں میں پڑھنا پڑھانا چنداں دشوار نہیں ہے ۔جیسا کہ نقطہ واعراب سے مجرد ہونے کے زمانہ میں اہل لسان کے لئے مختلف قرأت ثابتہ کی بالنظر تلاوت مشکل نہ تھی لیکن اب اگر حفص کے علاوہ دوسری قرأت کے مطابق کلمات قرآنیہ کو اعراب سے آراستہ کر کے شائع کیا جائے گا یا دوسری قرأت کی نشاندہی لفظوں میں کی جائے گی تو مستقبل میں پھر تعدد کی وجہ سے تشتت اور فتنہ کا اندیشہ ہے جس سے امت کو بچانے کے لئے بتقدیر الٰہی حضرت عثمانؓ نے قریش کے رسم الخط پر امت کو مجتمع فرمایا تھا، فافہم

چنانچہ قرنِ صحابہ سے لیکر چودھویں صدی تک طویل زمانہ میں فن قرأت ورسم سے اشتغال رکھنے والے سینکڑوں اہل علم وفضل پیدا ہوئے انکی درسگاہ یا خانقاہ میں قرأت کا بھی درس دیا جاتا تھا بعض ان میں اپنے دست خاص سے مصاحف بھی لکھتے تھے مگر حروف وحرکات کے طرز خط اور طریقۂ رسم کی وحدت کو قدیم دستور کے مطابق برقرار رکھا

۔ خطاً و رسماً یا حرفاً دوسری قرأت کو شامل کر کے سنت متوارثہ کے خلاف نہیں کیا۔ ہاں قرآن کے جدول سے خارج قرأت کی وضاحت ہو تو مضائقہ نہیں جیسا کہ زمانہ ماضی میں اہل فن نے ایسے مصاحف لکھے ہیں۔

﴿فن خطاطی اور قرآن کریم﴾

خوشخطی اور خطاطی ایک عمدہ صنعت اور آمدنی کا پاکیزہ ذریعہ ہے، خوشخطی وسعت رزق کا سبب ہے اور اگر اسکا تعلق عظمت کے ساتھ قرآن پاک سے ہو تو مغفرت کا بھی سبب ہے ان شاء اللہ، چنانچہ مسلمانوں میں ان لوگوں کی اچھی خاصی تعداد ہے جنہوں نے کتابت و خوش خطی کو اپنا ذریعہ معاش بنایا اور تعلیم یافتہ گھرانوں خصوصاً طبقۂ علماء میں فن خوشخطی کا مشغلہ بھی خوب رہا ہے بلکہ زمانہ ماضی میں بعض قبیلوں اور شاہی خاندانوں میں علم قرأت کی طرح فن خطاطی بھی طرۂ امتیاز تھا۔ مسلمانوں نے اس صنعتِ کتابت و خطاطی کو بہت زیادہ فروغ دیا اور ہمیشہ اس فن کی آبیاری کرتے ہوئے دیگر ذرائع معاش کی طرح اسکا سلسلہ بھی قائم و جاری رکھا۔ اور پھر کتابت کی مشین یعنی کمپیوٹر ایجاد ہو جانے سے اگر چہ شعبۂ خوش خطی سے تعلق رکھنے والے حضرات کو جو نقصان پہنچا وہ یقیناً قابل افسوس ہے مگر کمپیوٹر کے ذریعہ جو حیرت انگیز سرعت پیدا ہوئی اور وقت کے ضیاع سے حفاظت ہوئی اس نے اہل فن کو گرویدہ بنا لیا۔ اور اب تو اہل علم کو کمپیوٹر راس آ گیا ہے۔ پھر بھی علماء کو چاہئے کہ فن کتابت و خطاطی کو مردہ ہونے سے محفوظ رکھیں۔ خیر

مسلمانوں نے فن خطاطی کو اللہ کے کلام کے ساتھ وابستہ کر کے اپنی جس عقیدت

ومحبت اور عظمت کا اظہار مختلف انداز سے پیش کیا ہے اسکا عشر عشیر بھی دوسرے اہل مذھب نے اپنی مذہبی کتاب کے ساتھ نہیں پیش کیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک کا عمدہ سے عمدہ نسخہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ تیار کیا کہ آنکھیں اسکے دیدار سے سیر نہیں ہوتی اور دل ودماغ اس پر فدا ہوئے جاتے ہیں۔

﴿اہل تجارت اور کارخانہ دار سے گزارش﴾

مسلمانوں کی مذکورہ سعادت کے باوجود افسوس کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ تجارت پیشہ خوشنویس اور کتب فروش خطاط نے قرآن پاک کے ساتھ ناقدری بھی کی ہے اور موجودہ زمانہ میں اہل مدارس ومکاتب اور مختلف تجارت پیشہ حضرات اپنے اپنے اداروں ،دکانوں اور کارخانوں نیز تجارت کی تشہیر کے لئے اپنے اپنے کلینڈروں اور اشتہارات میں قرآن کریم کی مختلف سورتوں اور آیات کو جاذب نظر بنانے کیلئے نت نئے انداز میں لکھ کر اور مختلف رنگوں سے مزین کر کے لوگوں کی توجہ اپنی جانب کھینچنے کے لئے قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں اس نوع کے اشتہار میں آیات قرآنیہ کو تجارت کے فروغ کا ذریعہ بنانا یکسر بے ادبی اور ناقدری ہے، نیز قرآن کریم لکھنے کا باادب اصل طریقہ یہ ہے کہ سیدھا اور یکساں لکھا جائے جیسا کہ مصاحف میں ہے۔بعض تجارت پیشہ لوگ پلاسٹک کے مختلف ٹکڑوں پر چھوٹی بڑی سورتوں اور آیتوں کو گھر کی زینت یا برکت کے لئے طبع کراتے ہیں اور لوگ اپنی خواہش نظر پوری کرنے اور حصول برکت کے لئے مکان اور دکان کے مختلف جگہوں پر چسپاں کرتے ہیں۔آیتوں کو ٹیڑھا، میڑھا اور الٹا لکھنا، انسان

کے رکوع وسجدہ اور قعدہ کی صورت میں لکھنا، جانور چرند، پرند کی شکل میں لکھنا اور کبھی دوسری اشیاء کی ہیئت میں لکھنا کیا یہ بے ادبیاں نہیں ہیں؟ مزید براں اس طرح کے اشتہارات اور کیلنڈر کو بحیثیت اشتہار و کیلنڈر کے جس طرح ممکن ہو رکھا جاتا ہے کہیں زمین پر پڑا ہے کہیں سامان کے نیچے دبا ہے تو کہیں الماریوں میں تختہ پر بچھایا ہے اور کہیں پلنگ کے گدے کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ اور اگر سال ختم ہونے تک کچھ احترام بھی کر لیا جاتا ہے تو سال پورا ہونے کے بعد ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جاتا ہے (فیاللاسف) یہ سب آیات قرآنیہ کے ساتھ تہاون اور ناقدری بلکہ توہین کی مثالیں ہیں۔ قرآن عظیم کی عظمت کا تقاضا ہے کہ اسے اپنے کاروبار کی تشہیر کا ذریعہ نہ بنائیں اسی طرح اپنی خواہش نظر کی تسکین کے لئے قرآن مجید کا ادب پامال نہ کیا جائے۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ.

﴿متولیان مسجد سے گذارش﴾

اسی کے ساتھ ذمہ داران مساجد سے بھی گزارش ہے کہ خوشنما محراب لگانے کے لئے محراب کے اوپر اور دائیں بائیں جانب پتھر پر آیۃ الکرسی وغیرہ آیات کو لکھوا کر ترچھا نصب کراتے ہیں یا کبھی کلمہ طیبہ کو مخصوص خط میں سیدھا اور الٹا لکھوا کر لگایا جاتا ہے ان میں کلام اللہ کے ساتھ لاپرواہی اور بے ادبی ظاہر ہے کیونکہ آیات یا آیت کا ٹکڑا قرآن پاک میں سیدھا لکھا ہوا ہے اور مصحف شریف کو سیدھا رکھنا ہی ادب ہے اسلئے جہاں تک ہو سکے مسجد ومحراب کی دیوار کو خالی اور صاف رکھا جائے زیادہ سے زیادہ کلمہ طیبہ سیدھا لکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔

﴿اہل مطابع سے گزارش﴾

مصحف شریف کی عظمت کا تقاضا ہے کہ اسکے لئے کاغذ اور روشنائی بھی عمدہ اور پاکیزہ ہو، ردی اور گھٹیا نہ ہو چنانچہ خیر القرون سے اب تک امت مسلمہ کا معمول رہا ہے کہ قران پاک ہمیشہ عمدہ سے عمدہ کاغذ میں پاکیزہ روشنائی سے لکھا گیا مگر موجودہ زمانہ میں تجارت پیشہ لوگ اور اہل ہوا وہوس نے ایسے ردی کاغذ میں چھاپنا شروع کیا ہے کہ اخبارات کے کاغذ کے مشابہ ہوتا ہے **الامان والحفیظ** معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کا ادب قصداً نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ محض نفع دنیا کی خاطر اہل مطابع کی قرآن پاک کے ساتھ ادب اور عظمت میں کوتاہی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ نہ معمولی کاغذ کے استعمال میں اور نہ گھٹیا روشنائی کے استعمال میں اللہ کے سامنے جواب دہی کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔

مالک مطبع نول کشور کے بارے میں معتبر علماء سے سنا ہے کہ وہ قرآن مجید کی طباعت میں مسلمان بچوں کو ہی ملازمت دیتا تھا اور باوضوء رہنے پر بڑی تاکید کرتا تھا اسمیں ہمارے لئے بڑی عبرت ہے بعض اہل مطابع کی خبر کے مطابق کہ عین طباعت کے وقت اگر کوئی روشنائی اور اس سے طباعت کے طریق کو دیکھ لے تو شاید وہ شخص طباعت کے بعد اس قرآن پاک کو ہاتھ میں لیکر تلاوت کرنا گوارا نہ کرے. **فیا للاسف** طباعت کے ابتدائی مرحلہ سے لیکر مجموعہ تیار ہونے تک خاص کر عین طباعت کے وقت جبکہ چھپا ہوا ورق ہٹایا، بڑھایا جاتا ہے تمام مشغول ملازمین کا باوضوء رہنا ضروری ہے کیونکہ بغیر وضوء کے قرآن کریم کا چھونا جائز نہیں۔ عامۃً ملازمین بغیر وضوء کے کام کرتے ہیں نیز چھپے ہوئے اوراق

یا اسکا مجموعہ کارخانہ میں جیسے تیسے نیچے رکھ دیتے ہیں حالانکہ قرآن پاک کو چلنے اور بیٹھنے کی سطح سے بلند تپائی وغیرہ پر رکھنے کا انتظام کرنا چاہئے ۔ایک خاص گزارش یہ ہے کہ طباعت کی مشین اور اسکی پلیٹ صاف اور شفاف ہو تاکہ طباعت میں کوئی دھبہ قرآن کے صفحہ پر نہ آئے کیونکہ اگر سیاہ دھبہ نقطہ کے بقدر ہو اور وہ کسی حرف پر آجائے تو حرف کے بدل جانے کا اندیشہ ہے اور غیر حافظ کے لئے غلط قرآن خوانی کا ذریعہ ہوگا جیسا کہ چند ماہ قبل دہلی کے بعض مطابع کے متعدد ایسے مصاحف منظر عام پر آئے جن میں روشنائی کے دھبے بہت سے صفحات میں پڑے تھے جس کی وجہ سے کہیں کہیں حرف بدلا ہوا معلوم ہو رہا تھا اور روشنائی کے دھبوں سے حرف کے بدل جانے کا معاملہ بھی واقعی سنگین تھا اور بعض مطابع کے مصحف میں حقیقت میں چند غلطیاں بھی تھیں جس کی طرف جناب ڈاکٹر نجم الحسن صاحب ناندیڑ (مہاراشٹر) نے مقامی علماء اور مفتیان کرام سے مراجعت کرنے کے بعد اہل علم کو متوجہ کیا اور اہل مطابع کو مہمیز لگایا، **فجزاهم الله الحسن الجزاء.**

قرآن مجید کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بہت حساس بنایا ہے کہ حرکات وسکنات کی ایک غلطی بھی قابل برداشت نہیں ہے۔ بہرحال ضرورت ہے کہ مسلم اہل مطابع قرآن پاک کی طباعت اور اسکے مراحل میں انتہائی طہارت ونظافت اور مثالی ادب وتعظیم کا ثبوت پیش کریں کہ جس قدر عظمت وادب کا لحاظ کیا جائیگا پھر بھی وہ اسکے واقعی حقوق سے کم ہی ہوگا۔ فقط رقمہ: رشید احمد فریدی

مدرسہ مفتاح العلوم، تراج سورت

۲۴/ شعبان/ ۱۴۳۷ھ چہارشنبہ